بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر ———— یوم جمعۃ المبارک

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۶

جلد ۳۱ | ۱۲ ماہ تبلیغ ہش ۱۳۲۲ | ۷ ماہ صفر ۱۳۶۲ ھ | ۱۲ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل مغرب کے وقت بخیر وعافیت ڈلہوزی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ۔ حضور کے متعلق آج پونے دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو آنکھوں میں درد اور نزلہ کی شکایت بدستور ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں:۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر اور مولوی محمد سلیم صاحب کو پٹنہ اور بہار میں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے:۔ جناب بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بعارضہ پیچش تکلیف میں ہیں

روزنامہ الفضل قادیان ———— ۷ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ

دُنیا میں عملی طور پر اسلام کو مقدّم کرنے والی واحد جماعت

لکھنؤ کے معزز معاصر "سرفراز" (شیعہ) سے کسی نے سوال کیا تھا۔ کہ تم فرقہ پرستی کی مذمت کرتے ہو۔ لیکن خود بھی فرقہ پرست ہو۔ اس کے جواب میں معاصر موصوف اظہارِ خیالات کے دوران میں لکھتا ہے۔ کہ:۔

"وہ لوگ محض زبانی دعوے کرتے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ پہلے مسلمان ہیں۔ اس کے بعد ہندوستانی ایسا کہنے والے اگر ذی اقتدار ہیں۔ تو انہیں اپنی ہندو رعایا سے جزیہ وصول کرنا اور اپنے حیطۂ اقتدار میں اسلامی نظام قائم کرنا چاہیئے تھا۔ مگر وہ سیاسیات سے مجبور ہو کر اپنے عمل میں اسلام کو مقدم نہ کر سکے۔ بلکہ پہلے ہندوستانی ہے۔ اس کے بعد مسلمان۔ اسی طرح اگر وہ عام مسلمان ہیں۔ تو پھر انہیں شریعت کے واجبات ادا کرنا۔ اور نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد وغیرہ کے فرائض انجام دینا چاہیئے۔ مگر وہ عام طور پر ایسا نہیں کرتے جس سے ثابت ہوا۔ کہ وہ درا صل اول مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ اول ہندوستانی اس کے بعد مسلمان ہیں"

معزز معاصر نے ہر چیز پر اسلام کو مقدم کرنے والوں اور ہر چیز سے پہلے مسلمان ہونے والوں کی جو علامات مقرر فرمائی ہیں۔ وہ سب کی سب اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہیں۔ یہ جماعت گو سیاسی لحاظ سے ذی اقتدار نہیں۔ تاہم اپنے حیطۂ اقتدار میں جس حد تک کہ موجودہ الوقت قانون کی خلاف ورزی اور اس کے ساتھ تصادم کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ہر طرح سے اسلامی نظام کو قائم کرتی ہے۔ چنانچہ اس کا اپنا بیت المال موجود ہے۔ اور تبلیغ اسلام۔ تعلیم و تربیت اور قضاء وغیرہ کے ادارات قائم ہیں۔ اور یہ شرف تمام دنیا کے ایسے مسلمانوں کو جن کے ہاتھ میں سیاست نہیں۔ کسی جگہ بھی حاصل نہیں۔ بلکہ سیاسی اقتدار رکھنے والے مسلما بھی تبلیغ اسلام اور قوم کی صحیح تعلیم و تربیت اور ان کے اخلاق کی نگرانی و اصلاح کے کام سے محروم ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کے عوام بھی نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور جہاد وغیرہ کے فرائض بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے حتی المقدور کبھی کوتاہی نہیں کرتے۔ ان حالات میں ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس وقت دنیا کے تختہ پر مسلمانوں کی کوئی ایسی منظم جماعت موجود نہیں۔ سوائے جماعت احمدیہ کے کہ جو معزز معاصر کے مقرر کردہ معیار پر پورا اترتی ہو۔ جہاد بالقرآن کے فریضہ کی ادائیگی میں تو یہ جماعت اس وقت دنیا میں کوئی نظیر نہیں رکھتی اس لئے معزز معاصر کے معیار کے مطابق یہی جماعت پہلے مسلمان اور پھر ہندوستانی۔ امریکن۔ افریقن۔ وغیرہ کہلانے کی مستحق ہے۔ ہم تو یہ سوال ہی پیدا نہیں کر سکتے۔ کہ ہم پہلے مسلمان ہیں۔ یا بعد میں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے دنیا کے تمام ممالک میں پھیل رہی ہے۔ اور اسلام نہ صرف افراد میں اخوت و اتحاد پیدا کرنا چاہتا ہے۔ بلکہ تمام دنیا کے ممالک کو بھی ایک رشتۂ اخوت میں منسلک کرنا چاہتا ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ امید ہے۔ معزز معاصر کے نزدیک بھی جہاد سے مراد جہاد بالقرآن ہی ہوگی۔ جہاد بالسیف کو وہ بھی ہماری طرح مشروط بہ شرائط مانتا ہوگا۔ کیونکہ جہاد بالسیف کی شرائط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے ہی تو ان کے اکثر ائمہ کرام نے اسے اختیار نہیں کیا۔ لیکن جہاد بالقرآن تو ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر اور اس حکم خداوندی کے مطابق آج دنیا کے تمام مسلمان کہلانے والوں میں سے صرف جماعت احمدیہ ہی مجاہدین کی وہ جماعت ہے۔ جو تمام اکنافِ عالم میں اعلائے کلمۃ اللہ اور تبلیغ اسلام کے فریضہ کو سرانجام دے رہی ہے۔ باقی ہندوستانی مسلمانوں کی تنظیم کا تو یہ حال ہے۔ کہ جس قسم کا نظام قائم کرنے کی انہیں حکومتِ وقت کے موجودہ قانون کے مطابق اجازت ہے۔ وہ اسے بھی قائم نہیں کر سکے۔ مثلاً شعبۂ قضا ہی ہے۔ جماعت احمدیہ میں یہ نظام قائم ہے۔ کہ جن معاملات میں حکومت کو کوئی اعتراض نہ ہو ان کا فیصلہ اپنے طور پر ہی کر لیا جاتا ہے۔ مگر اور کسی جگہ ایسا نہیں جو لوگ حاصل شدہ اختیارات کو بھی استعمال نہیں کر سکتے۔ وہ حقیقت میں قوم و ملک کے صحیح قائد اور راہنما ہونے کے بھی اہل نہیں۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ یہ سب نقائص اس وجہ سے ہیں۔ کہ مسلمانوں میں کوئی واجب الاطاعت امیر موجود نہیں۔ یہ خوبیاں بغیر ایسی امامت و امارت کے کسی قوم میں پیدا ہو ہی نہیں سکتیں۔ جماعت احمدیہ کو چونکہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ شرف حاصل ہے۔ کہ اس کا ایک واجب الاطاعت امام ہے۔ جس کے ہر حکم پر لبیک کہنا وہ اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اس لئے وہی ایسی جماعت ہو سکتی ہے۔ کہ جو صحیح معنوں میں معزز معاصر کے پیش کردہ معیار پر پوری اتر سکے۔ اگر دنیا کے مسلمان بلکہ صرف ہندوستانی مسلمان ہی جماعت احمدیہ کے نظام میں شامل ہو جائیں۔ تو ایک ایسا انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ جو موجودہ زمانہ میں اپنی کوئی مثال نہ رکھتا ہو۔ یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے۔ کہ وہ ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے پر تو وقت ضائع کرتے ہیں لیکن صحیح رستہ کی طرف نہیں آتے۔ اور جس شخص کو اللہ تعالےٰ نے ان کی قیادت و راہ نمائی کے لئے مامور فرمایا ہے۔ اس سے انحراف اختیار کئے ہوئے ہیں:۔

اس سلسلہ میں معزز معاصر "سرفراز" نے شیعہ حضرات کی علیحدہ تنظیم کے جواز کی وجوہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "ہندوستانی مسلمانوں میں اب بھی اہل بیت کے دشمن موجود ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے۔ کہ ہم اہل بیت کی محبت سے باز آئیں" لیکن جہاں تک ہمارا علم ہے ہندوستان میں اہل بیت کے دشمن مسلمان موجود نہیں اور اگر کوئی ایسا ہو بھی۔ تو وہ قابل ذکر نہیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں کی کوئی آواز نہیں مسلمان بالعموم اہل بیت کے محب اور مداح ہیں۔ البتہ شیعہ حضرات دیگر مسلمانوں کے مسلمہ بزرگوں کی شان میں ناملائم اور دل آزار رویہ اختیار کرتے رہتے ہیں۔ اور اس صورت میں ممکن ہے۔ کسی نے مجبور ہو کر شیعہ مسلمات کے رو سے ہی ان کو ملزم کرنے اور خلفائے راشدین پر ان کے حملوں کا مؤثر جواب دینے کے لئے الزامی رنگ میں کوئی بات بیان کی ہو لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہو سکتے۔ کہ مسلمان اہل بیت کے دشمن ہیں۔ جماعت احمدیہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق اہل بیت نبوی کی تعظیم کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ کوئی شخص امام حسینؓ کی توہین کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ (یعنی اس کی ایمانی موت وارد ہو جاتی ہے) پس معزز معاصر نے جو اپنی تنظیم کی یہ وجہ بیان کی ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی دقت پیش آرہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زائد گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ لائل پور۔ سرگودہا (اس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری ملتان۔ شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء (یعنی نئی گندم خریدنے کے وقت) تک کے خرچ کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کرکے مجھے اطلاع دیں۔ اور قیمت کا بھی۔ نیز جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا ریل کا پڑتا ہو۔ تاکہ اگر خرچ مناسب ہو تو گندم کے منگوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

سال نہم کے وعدوں کی منظوری کی اطلاع

بفضل خدا دفتر تحریک جدید سال نہم کے وعدوں کی منظوری کی رسیدات سب دوستوں کو بھیج چکا ہے۔ اور اس کام سے فارغ ہو گیا ہے۔ لیکن اگر کسی جماعت یا کسی دوست کو وعدوں کی منظوری کی اطلاع نہ ملی ہو تو انہیں اپنا وعدہ دوبارہ بھیج دینا چاہیئے۔ اور ہر جماعت اور ہر فرد کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کے وعدے کی سالم رقم ۳۱ مارچ تک مرکز میں داخل ہو جائے۔ کیونکہ ۳۱ مارچ تک ادا کرنے والے وہ ہیں جو سابقون الاولون میں ہوں گے۔ پس سابقون کے حق کو لینے کے لئے ہر مجاہد کو ابھی سے کوشش کرنی چاہیئے۔ تا ۳۱ مارچ کے آنے سے قبل اس کا وعدہ بھی پورا ہو چکا ہو۔ فائنل سیکرٹری تحریک جدید

گئے تھے۔ مگر مرگی سے بیمار ہیں (۳) ڈاکٹر قاضی لعل الدین صاحب پنشنر قادیان دماغی تکلیف میں مبتلا ہیں (۴) خواجہ عبدالحی صاحب قادیان کی ہمشیرہ صاحبہ بیمار ہیں (۵) سید نثار احمد صاحب ابن سید نذیر حسین صاحب گھٹیالیاں کو ٹائیفائڈ کے بعد کبھی کبھی بخار ہو جاتا ہے (۶) ج۔ب صاحبہ بہار کی ہمشیرہ کے پاؤں میں سوئی ٹوٹ کر اس کا کافی حصہ پاؤں میں رہ گیا ہے۔ جس سے سخت تکلیف ہے۔ (۷) شیخ فضل حسین صاحب قادیان کی لڑکی ۶ ماہ سے بیمار ہے۔ (۸) امۃ السلیم اختر بنت چودہری عنایت اللہ صاحب بہلولپوری ضلع سیالکوٹ عرصہ بیس یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

دعائے مغفرت (۱) میاں شمس الہدیٰ صاحب یکم فروری کو بعمر ۳۲ سال فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار سید فضل عمر سونگڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ) (۲) پیر ہدایت علی شاہ صاحب رئیس مدیجی ضلع سکھر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۱۹۳۹ء میں سلسلہ میں داخل ہوئے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق بھی تھا۔ اور اپنے علاقہ میں اثر بھی تھا۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ

حقیقی روح

جسم بغیر روح کوئی چیز نہیں۔ بلکہ وہ مردہ کہلاتا ہے۔ پس اگر کوئی کام کرتے وقت ہم اس کی حقیقی روح اپنے اندر پیدا نہیں کرتے۔ تو ہمارا وہ کام کرنا جسم بلا روح ہے۔ جس کی کوئی قیمت نہیں۔ وقار عمل ہم میں یہ روح پیدا کرتا ہے۔ کہ ہم اپنے زاویہ نگاہ کو بدل ڈالیں۔ اگر ہم نصف گھنٹہ کے لئے روزانہ جمع ہو کر اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ کسی وقت ہم اپنے ہاتھ سے اپنا کام کرنے میں عار محسوس کرتے ہیں۔ تو ہم میں وقار عمل کی روح پیدا نہیں ہوئی۔ وقار عمل سے مراد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

حضرت مولانا مولوی غلام حسن خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

(از جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری)

حضرت مولوی غلام حسن
عالم باعمل تقی و نقی
عابد و زاہد و تہجد خواں
حامی بیوگاں یتیم نواز
مومن مخلص و موحد بود
جاں فدا بر محمدؐ و احمدؑ
رونق بزم احمد موعود
بود قطب شمال در سرحد
آہ آں قطب احمدیت رفت
روز دوشنبہ مہ محرم بود
جاں بحق داد و جا بہ جنت یافت
سن تولید او چراغ دین ۱۲۶۸ھ
دفن اندر بہشتی مقبرہ شد
فکر یوسف چو جست سال وفات

کان حلم و حیا و جود و سخا
صالح و خوش خصال و خوب لقا
حسن اخلاق او بری زریا
مہربان و شفیق بر غربا
قائل لا الہ الا اللہ
حافظ و ماہر کلام خدا
زینت محفل گروہ صفا
می درخشید پر ز نور و ضیا
گشت تاریک چشم خانۂ ما
بست و پنجم ۲۵ گذشت و گشت عشا
شد ز دار الفنا بہ دار البقا
نود و چار ۹۴ زیست در دنیا
آں حواری خاتم الخلفا
یغفر اللہ لہ رسید ندا ۱۳۶۲ھ

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے دعا (۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ارشاد مندرجہ اخبار الفضل پر عمل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کریام نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر کے لئے بروز جمعہ دعا کی۔ اور دو بکرے خرید کر صدقہ کیا۔ خاکسار عبدالغنی سیکرٹری جماعت احمدیہ کریام ضلع جالندھر
(۲) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے ارشاد "خاص دعا کی تحریک" کے مطابق جماعت احمدیہ راولپنڈی نے ۳۰ جنوری کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درازی عمر اور خیر و عافیت کے لئے نہایت تضرع کے ساتھ دعائیں کیں۔ جس میں چک لالہ کے بعض دوست بھی شامل ہوئے۔ خاکسار اقبال احمد خان ایاز

تعزیت کی قرارداد محمد شریف صاحب چغتائی مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ حلقہ پہاڑ گنج و قرولباغ سبزی منڈی دہلی کے اجلاس منعقدہ ۷ فروری ۱۹۴۳ء میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں حضرت خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی گئی۔

درخواست ہائے دعا (۱) مولوی عبدالرحمن صاحب پشاوری قادیان کی اہلیہ صاحبہ دماغی عارضہ کے باعث عرصہ سے بیمار ہیں (۲) بی احمد صاحب مالاباری نبوی میں بھرتی ہو کر

عشرہ وصیت اور خدام مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ آپ سے توقع رکھتی ہے۔ کہ ۲۰ فروری سے یکم مارچ تک آپ زیادہ سے زیادہ احباب سے وصیت کروائیں گے۔ محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ

درس الحدیث

اسلام کی آسان قابلِ عمل تعلیم

— از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

حدیث۔ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ فی بعض طرق المدینۃ وھو جنب فانخنست منہ فذھب فاغتسل ثم جاء فقال این کنت یا ابا ھریرۃ قال کنت جنباً فکرھت ان اجالسک وانا علی غیر طھارۃ فقال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ کہ وہ جنبی ہونے کی حالت میں تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں راستہ میں ملے لیکن وہ (ابو ہریرہ) راستہ کترا کر دوسری طرف نکل گئے۔ اور جاکر نہائے۔ تب حضور علیہ السلام کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ اے ابو ہریرہ اتنی دیر کہاں رہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ حضور میں جنبی تھا۔ اور میں نے ناپسند کیا۔ کہ ایسی حالت میں آپ کے ساتھ بیٹھوں حضور علیہ السلام نے کلمہ تعجب کے طور سے سبحان اللہ فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا ان المؤمن لا ینجس کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا

تشریح۔ ادیان عالم کی تعلیمات پر غور کے بعد ہر عقلمند اس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ کہ دین اسلام کی تعلیم بمقابلہ دیگر ادیان کے سہل اور آسان ہے۔ قرآن مجید کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ توریت و انجیل وغیرہ کتب کا مصدق ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اگر قرآن مجید مصدق ہے۔ تو اصل دعوےٰ انجیل وغیرہ کا ہو سکتا ہے۔ جن کی قرآن کریم تصدیق کرتا ہے۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے۔ کہ قرآن مجید یہ نہیں کہتا۔ کہ پہلی کتابوں کی تعلیم اب قابل عمل ہے۔ بلکہ وہ مصدق کے ساتھ مہیمن بھی ہے۔ چنانچہ فرمایا و انزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقاً لما بین یدیہ من الکتاب ومھیمناً علیہ۔ ترجمہ۔ اور ہم نے (اے محمد) تیری طرف سچائی کے ساتھ یہ کتاب اتاری جو اپنے سے پہلے کی تصدیق کرتی ہے۔ اور اس پر شاہد و حاوی اور نگران ہے۔ عربی زبان میں مصدق کے معنی یہ ہیں۔ کہ فلاں شخص کا کذب مشتبہ حالت میں تھا۔ اس کو ظاہر کر دیا۔ اور سچ جھوٹ کو الگ الگ کر دیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتے ہیں ولا تزال تطلع علی خائنۃ منھم یعنی اے مخاطب تو ہر زمانہ میں اطلاع پاتا رہے گا۔ جو کچھ یہ توریت و انجیل وغیرہ میں تحریف و تبدل کرتے رہیں گے۔ اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ قرآن مجید تو ان کتب گزشتہ کی حقیقت ظاہر کرنے والا ہوگا۔ اور یہ ہر عقلمند جانتا ہے۔ کہ جو کسی کی حقیقت ظاہر کرے۔ بات اس کی مانی اور باور کی جاتی ہے۔ نہ اس کی جس کی اصلاح کی جائے۔ کیونکہ اس کا معاملہ تو کذب وصدق کے جال میں الجھا ہوا تھا۔ اس لئے فرمایا کہ یہ کتاب باوجود مصدق ہونے کے ان کتب پر مہیمن یعنی نگران ہے جو احکام ان کتب کے تحریف و تبدل و جعل سے بچ رہے ہیں؟ ان کے صحیح ہونے کی تو تصدیق کرتا ہے لیکن جو احکام احبار و رہبان کے ہاتھ تحریف و تبدل اور جعل کا شکار ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے یہ (قرآن مجید) مہیمن ہے۔

قرآن مجید یہ دعوےٰ نہیں کرتا۔ کہ توریت اور انجیل وغیرہ الہامی کتب نہیں۔ بلکہ فرمایا۔ کہ جب ہم نے توریت کو نازل کیا۔ تو وہ ہدایت اور نور کا خزانہ تھا۔ اور انبیاء اس سے فیصلہ کرتے رہتے تھے اور دوسری جگہ فرمایا۔ کہ توریت کی حفاظت نبیوں اور علمائے بنی اسرائیل احبار وغیرہ کو سپرد کی گئی۔ مگر وہ بُرے کاموں کے ارتکاب کا موجب ہوئے جس کا نتیجہ توراۃ وغیرہ کی تحریف و تبدل اور جعل کی صورت میں نکلا۔ کیونکہ جس کا جی چاہتا۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق یحرفون الکلم عن مواضعہ تحریف اور جعل کا مرتکب ہوتا جب ہم توریت اور انجیل وغیرہ کے ایسے احکام کو دیکھتے ہیں۔ جو کہ متشددانہ رنگ لئے ہوئے اور ناقابل عمل ہیں۔ تو صاف پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم ان کے مقابلہ میں سہل اور آسان ہے۔ اور فطرت صحیحہ ان احکام کو قبول کرتی ہے۔ چنانچہ ہم نے اس امر کی تصدیق کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مندرجہ بالا حدیث بیان کی ہے:۔

اسلام نے دیگر احکام کے علاوہ طہارت و نظافت کی تعلیم میں سادگی اور بے تکلفی کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ اور ایسی تعلیم نہیں دی۔ جو تشدد۔ غلو اور وہم و وسوسہ کی حد تک چلی جائے۔ اسلام نے بعض ان سختیوں کو دور کیا ہے۔ جو کہ طہارت وغیرہ کے معاملہ میں ادیان سابقہ میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً یہودیوں کے مذہب کی رُو سے پاکیزگی کے لئے ضروری تھا۔ کہ غسل کے باوجود اس دن کا آفتاب غروب ہونے تک انسان پاک نہ سمجھا جائیگا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک جنبی (ابو ہریرہؓ) سے فرماتے ہیں کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔ ہاں اس پر غسل فرض ہوتا ہے۔ اسی طرح یہودیوں کے ہاں یہ بھی دستور ہے۔ کہ جب کوئی عورت ایام (حیض) سے ہوتی ہے۔ تو اس کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اس کو گھر سے بالکل الگ کر دیتے ہیں صحابہؓ نے حضور علیہ السلام سے اس امر کے متعلق دریافت کیا۔ تو یہ حکم نازل ہوا۔ ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذًی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن فاذا تطھرن فأتوھن۔ اور اے پیغمبر لوگ تم سے حیض کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں تو ان کو سمجھا دو۔ کہ وہ گندگی ہے۔ اور حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو جب تک پاک نہ ہولیں۔ ان سے مقاربت نہ کرو اور جب وہ پاک ہو جائیں۔ تو ان کے پاس آؤ۔

چنانچہ شارع اسلام علیہ السلام نے اس حکم خداوندی کی تشریح اپنے عمل سے بہت اچھی طرح فرما دی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ میں حائضہ ہونے کی حالت میں آپ کے بالوں میں کنگھی کرتی تھی۔ اور آپ کے سر کو دھوتی تھی۔ ایک بار آپ نے مجھ سے کوئی چیز مانگی۔ تو میں نے معذرت کی۔ آپ نے فرمایا۔ یہ ناپاکی (حیض) تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جنبی مرد اور حائضہ عورت، قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتے اور نہ ہی اسے پڑھ سکتے ہیں۔ ہاں دیگر کتب پڑھ سکتے ہیں۔ اور نہ ہی مسجد میں ٹھہر سکتے ہیں اور نہ ہی نماز ادا کر سکتے ہیں اور نہ روزہ رکھ سکتے ہیں وغیرہ دین اسلام نے اس باب میں سب سے زیادہ جو آسانی پیدا کی ہے۔ وہ یہ کہ تیمم کو غسل اور وضو دونوں کا قائم مقام قرار دیا۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ضرورت سے غسل اس طرح فرمایا کرتے تھے۔ پہلے دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر داہنے ہاتھ سے پانی بہا کر بائیں ہاتھ سے کرکے نیچے دونوں طرف دھوتے پھر وضو کرتے لیکن پاؤں نہ دھوتے پھر سر پر تین بار پانی بہا کر بالوں کی جڑوں کو ملتے۔ پھر سارے جسم پر پانی بہاتے۔ اور آخر میں پاؤں دھوتے:۔

اسلام میں ہر روز نہانا فرض نہیں کیا گیا۔ اور نہ عرب جیسے ملک میں جہاں پانی کی شدید کمی ہے۔ ایسا کیا جا سکتا تھا۔ لیکن اگر کوئی شخص ایسے ملک میں جہاں پانی کی بہتات ہو۔ اور وہ زیادہ صفائی و نظافت کے لئے روزانہ نہانا چاہے تو کوئی حرج نہیں لیکن غسل کے لئے ضروری ہے۔ کہ سر کے بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں۔ اور بدن پر ایک دفعہ پانی بہہ جائے۔ الغرض دین اسلام کے احکام طہارت و صفائی کے متعلق نہایت آسان اور سہل اور فطرت کے مطابق ہیں۔ اللھم صل علی محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔ خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ احمد دواخانہ نور الدینؓ قادیان

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات حضرت پیر منظور محمد صاحب

بتوسط صیغہ تالیف وتصنیف قادیان

(۱) جن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ اور اپنی نبوت کے دلائل تقریروں کے ذریعہ بیان فرما رہے تھے۔ تو ایک دن مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کہ حضور جامی نے بھی اپنی کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے متعلق چند اشعار کہے ہیں۔ پھر وہ اشعار مولوی صاحب موصوف نے پڑھ کر سنائے۔ جو یہ ہیں:۔

زخاکِ لالہ سیراب برخیز
چو نرگس خواب چند از خواب برخیز

برون آور سراز بُردِ یمانی
کہ روئے تُست صبحِ زندگانی

زہجوری بر آمد جانِ عالم
ترحّم یا نبیّ اللہ ترحّم

نہ آخر رحمۃٌ للعالمینی
زمہجوراں چرا غافل نشینی

(۲) "تین بڑے آدمیوں میں سے ایک کی موت" یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو باغ میں ہوا تھا جب زلزلہ کی وجہ سے حضور باغ میں اقامت گزین تھے۔ اس الہام کے مصداق مولوی عبدالکریم صاحب ہوئے۔ کیونکہ اسی مہینے میں انہیں پیٹھ پر کاربنکل کی پھنسی نکل آئی۔ اور وہ اسی بیماری میں فوت ہوئے ان دنوں میں بڑے آدمی حضرت مولوی نور الدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کو ہی سمجھا جاتا تھا نہ اور کسی کو۔

جس دن یہ الہام ہوا اسی دن کی بات ہے۔ کہ جب عصر کی نماز ہو چکی۔ اور سب لوگ چلے گئے۔ تو مولوی عبدالکریم صاحب مصلّے پر بیٹھے رہے۔ میں ان کے پاس جا بیٹھا۔ اور کہا کہ سنا ہے آج یہ الہام ہوا ہے کہ "تین بڑے آدمیوں میں سے ایک کی موت" تو مولوی صاحب موصوف نے سنکر صرف ہاں کہا اور کچھ نہیں بولے۔ میں ان کے چہرہ کی طرف دیکھتا رہا۔ اس لئے کہ دیکھوں اس الہام کا ان پر کیا اثر ہے پھر میں اٹھ کر چلا آیا۔ ہم اس زمانہ میں ان ہی تینوں کو بڑا آدمی سمجھتے تھے۔ الہام میں بھی تین ہی کا لفظ ہے یہ الہام میں نے اسی دن حکیم فضل دین صاحب سے سُنا تھا

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو عدالت میں کرسی نہ ملنے کا واقعہ

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ۵ فروری کے پرچہ میں مندرجہ عنوان واقعہ کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جس میں بہت بدگوئی سے کام لیتے ہوئے سخت نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں جنہیں ہم حوالہ خدا کرتے ہوئے اصل واقعہ کے بارہ میں ان کے اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ:-

مولانا محمد حسین مرحوم کے متعلق بڑے مرزا صاحب نے اپنی کتاب کتاب البریہ میں لکھا تھا۔ کہ مولوی صاحب نے میرے مقدمہ میں عدالت میں پیش ہو کر کرسی مانگی۔ اس پر ڈپٹی کمشنر نے ان کو کرسی دینے کی بجائے جھڑکیاں دیں اور میرے الہام انی مہین من اراد اہانتک کے ماتحت ان کی توہین ہوئی۔ مولانا مرحوم نے اسی زمانہ میں اس کا جواب شائع کر دیا تھا۔ مولانا محمد حسین کا تردیدی خط بنام مرزا صاحب جو خود مرزا صاحب نے اپنی کتاب تبلیغ رسالت جلد نہم (جلد نہم نہیں بلکہ جلد ہفتم ہے) صفحہ ۳۲ پر شائع کیا تھا ...... مرحوم کے جواب میں مرزا صاحب کے حق میں جو سخت الفاظ درج تھے۔ ان کو ہم نے اخلاقی فرض کے لحاظ سے کاٹ دیا ہے۔“

اس کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا عدالت میں کرسی نہ ملنے کے واقعہ کے بارہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان مذکورہ کو سخت ”سر تا پا کذب و دروغ بے فروغ“ قرار دیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس زمانہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس واقعہ کو غلط بتایا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بیان کی صداقت کی تائید میں جو وجوہ پیش کئے۔ وہ ناقابل تردید ہیں۔ اور اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس مضمون کے جواب میں بھی اپنی طرف سے کچھ کہنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ۷ مارچ ۱۸۹۹ء کا لکھا ہوا جواب پیش کرتا ہوں۔ حضور نے:-

”کیا محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ کو عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور میں کرسی ملی“ کے عنوان سے اپنا اشتہار شائع فرما کر لکھا تھا۔ جس میں لکھا کہ مولوی محمد حسین کو جو بمقام بٹالہ کرسی مانگنے سے کپتان ایم ڈبلیو ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے تین مرتبہ تین جھڑکیاں دیں۔ اور کرسی دینے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ ”بک بک مت کر“ اور ”پیچھے ہٹ“ اور ”سیدھا کھڑا ہو جا“ اور یہ بھی فرمایا کہ ”ہمارے پاس تمہارے کرسی ملنے کے بارے میں کوئی ہدایت نہیں“ لیکن نہایت افسوس ہے کہ شیخ مذکور نے جا بجا کرسی کے بارہ میں جھوٹ بولا۔“ پھر فرماتے ہیں کہ:- ”ہمارے بیان مذکورہ بالا کا گواہ کوئی ایک دو آدمی نہیں۔ بلکہ اس وقت کچہری کے ارد گرد صدہا آدمی موجود تھے۔ جو کہ کرسی کے معاملہ کی اطلاع رکھتے ہیں۔ صاحب ڈپٹی کمشنر ایم ڈبلیو ڈگلس صاحب بہادر خود اس بات کے گواہ ہیں جنہوں نے بار بار کہا کہ تجھے کرسی نہیں ملے گی۔ بک بک مت کر اور پھر کپتان لیمار چنڈ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ کرسی مانگنے پر محمد حسین کو کیا جواب ملا تھا۔ اور کیسی عزت کی گئی تھی۔ پھر منشی حیدر خان صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع جواب تحصیلدار ہیں۔ اور مولوی فضل دین صاحب پلیڈر اور لالہ رام بھج دت صاحب وکیل اور ڈاکٹر کلارک صاحب جن کی طرف سے یہ حضرت گواہ ہو کر گئے تھے۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے تمام اردلی یہ سب میرے بیان مذکورہ بالا کے گواہ ہیں۔ اور اگر کوئی شخص ان میں سے محمد حسین کی حالت پر رحم کر کے اس کی پردہ پوشی بھی چاہے مگر میں خوب جانتا ہوں۔ کہ کوئی شخص اس بات پر قسم نہ کھا سکے گا۔ کہ یہ واقعہ کرسی نہ ملنے اور جھڑکیاں دینے کا جھوٹ ہے۔ مجھے حیرت پر حیرت آتی ہے۔ کہ اس شخص کو کیا ہو گیا۔ اور اس قدر گندے جھوٹ پر کیوں کمربستہ کی۔ ذرا شرم نہیں کی۔ کہ اس واقعہ کے تو صدہا آدمی گواہ ہیں۔ وہ کیا کہیں گے اس طرح تو آئندہ مولویوں کا اعتبار اٹھ جائے گا۔“

پھر حضور نے تحریر فرمایا کہ

اگر درحقیقت اس شیخ بٹالوی کو کرسی ملی تھی۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بڑے اکرام اور اعزاز سے اپنے پاس ان کو کرسی پر بٹھا لیا تھا۔ تو پتہ دینا چاہیئے کہ وہ کرسی کہاں بچھائی گئی تھی۔ شیخ مذکور کو معلوم ہوگا۔ کہ میری کرسی صاحب ڈپٹی کمشنر کے بائیں طرف تھی۔ اور دائیں طرف صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کی کرسی تھی اور اسی طرح آگے ایک کرسی پر ڈاکٹر کلارک تھا۔ اب دکھلانا چاہیئے کہ کونسی جگہ تھی جس میں شیخ محمد حسین بٹالوی کے لئے کرسی بچھائی گئی تھی۔“

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بٹالوی کے سامنے اس بارہ میں حسب ذیل تصفیہ کا طریق پیش کیا۔ فرمایا کہ:-

”اگر اس بیان میں نعوذ باللہ میں نے جھوٹ بولا ہے تو طریق تصفیہ دو ہیں۔ اول یہ کہ شیخ مذکور ہر ایک صاحب سے جو ذکر کئے گئے ہیں حلفی رقعہ طلب کرے جس میں قسم کھا کر میرے بیان کا انکار کیا ہو۔ اور جب ایسے حلفی رقعے جمع ہو جائیں تو ایک جلسہ بمقام بٹالہ کر کے مجھکو طلب کرے۔ میں شوق سے ایسے جلسہ میں حاضر ہو جاؤں گا۔ میں ایسے شخص کے رقعہ کو دیکھنا چاہتا ہوں جس نے حلفاً اپنے رقعہ میں یہ بیان کیا ہو کہ محمد حسین نے کرسی نہیں مانگی اور نہ اس کو کوئی جھڑکی ملی بلکہ عزت کیساتھ کرسی پر بٹھایا گیا۔“

اس طریق فیصلہ کے بعد حضور نے تحریر فرمایا کہ ”اگر شیخ بٹالوی کو یہ جلسہ منظور نہیں تو دوسرا طریق تصفیہ یہ ہے کہ بلا توقف ازالہ حیثیت عرفی میں میرے پر نالش کرے ...... اور استغاثہ میں وہ لکھا سکتا ہے کہ مجھے عدالت ڈگلس صاحب بہادر میں کرسی ملی تھی اور کوئی جھڑکی نہیں ملی اور اس شخص نے عام اشاعت کر دی ہے کہ مانگنے پر بھی کرسی نہیں ملی بلکہ جھڑکیاں ملیں۔ اور جیسا کہ استغاثہ میں یہ بھی لکھا سکتا ہے کہ مجھے قدیم سے عدالت میں کرسی ملتی تھی۔ اور صفحہ کرسی نشینوں میں میرا نام بھی جو درج ہے اور میرے باپ کا نام بھی درج تھا لیکن اس شخص نے ان سب باتوں کا انکار کر کے خلاف واقعہ بیان کیا ہے۔ پھر عدالت خود تحقیقات کر لے گی کہ آپکو کرسی کی طلب کے وقت کرسی ملی تھی یا جھڑکیاں ملی تھیں۔ اور یہ بھی معلوم کر لیا جائیگا کہ آپ اور آپ کے والد صاحب کب سے کرسی نشین رئیس شمار کئے گئے ہیں۔ کیونکہ سرکاری دفتروں میں ہمیشہ ایسے کاغذات موجود ہوتے ہیں۔ جن میں کرسی نشین رئیسوں کا نام درج ہوتا ہے۔ اگر شیخ مذکور نے ان دونوں طریقوں میں سے کوئی طریق اختیار نہ کیا۔ تو پھر ناچار ہمارا یہی قول ہے۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ زیادہ کیا لکھیں۔“

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا دونوں طریق کیسے فیصلہ کن تھے۔ مگر حضور نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ یہاں تک فرمایا کہ:-

”میں مناسب دیکھتا ہوں کہ ان معزز گواہوں کے نام بھی اس جگہ درج کر دوں جنہوں نے واقعہ مذکورہ بالا بچشم خود دیکھا۔ اور باعین موقعہ پرستار۔ اور جو کچہری میں حاضر تھے۔ اور وہ یہ ہیں:- حکیم فضل الدین صاحب بھیروی۔ مرزا ایوب بیگ صاحب سنیئر انگلو ورنیکلر کلاس لاہور۔ یہ دونوں صاحب بھی کمرہ عدالت کے اندر تھے۔ اور باقی اکثر صاحبان دروازہ کے باہر سے دیکھتے تھے۔“

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۳۰ تا ۳۳)

اس کے بعد حضور نے ان تمام معزز گواہوں کے نام بھی درج فرمائے۔ جن کی تعداد پینتالیس ایک ہے۔ گویا ایک سو تو کس سے بھی زائد معزز اشخاص بطور گواہ پیش کئے گئے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی واقعی یہ سمجھتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمودہ واقعہ کرسی غلط ہے۔ تو فیصلہ کے ان دونوں طریقوں میں سے کوئی ایک کیوں نہ اختیار کرتے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے ان کو ان میں سے کسی طریق کے اختیار کرنے کا مشورہ کیوں نہ دیا۔ ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا وہی صحیح تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ واقعہ کی صداقت کا صرف یہی ایک ثبوت کافی ہے کہ حضور نے اپنے کئی سو ہندوؤں، عیسائیوں اور غیر احمدیوں کے اسماء بطور گواہ پیش کئے اور مولوی صاحب ان میں سے کسی ایک کی

آپ کا خریداری نمبر دفتر کیلئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ لہذا خط و کتابت کے وقت اسکا حوالہ دیں (منیجر)

طرابلس (ٹریپولی) پر اتحادی
قبضے نے اطالوی سلطنت
کا خاتمہ کر دیا

فتح کے ذریعہ آزادی حاصل ہوگی

اتحادی فتح یقینی ہے
آپ بھی پوری کوشش کیجئے
کہ وہ جلد حاصل ہو جائے

C.P.U. 150 — SIZE 10" x 3 COLS   Victory Campaign, 1943.

حب جواہر مہرہ عنبری یا قطب محافظ شباب گولیاں

اس کے بڑے بڑے اجزاء مروارید۔ یاقوت بکھراج زمرد۔ زہر مہرہ خطائی۔ فیروزہ۔ بسد۔ کہربا۔ عنبر مشک۔ ورق طلاء۔ ورق نقرہ اور جدوار خطائی وغیرہ ہیں۔ یہ نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ہے۔ اور اس کے متعلق حضور اپنی بیاض میں فرماتے ہیں:۔ "مقوی دل و دماغ و روح و باصرہ و تریاق سموم و دافع خفقان و حزن و بواسیر و جنون و حمی وبائی (حصبہ و خسرہ) جدری (چیچک) امراض رحم محلل صلابات و معین حمل و محافظ شباب ہے۔" قیمت ایک روپیہ کی چار گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۵ر جنوری سنہ ۱۹۴۳ء بعد از نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میرا نکاح عزیز بیگم بنت صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب اسسٹنٹ سرجن کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر مسجد مبارک میں پڑھا

احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک ہو

خاکسار

عبداللطیف انور ابن نظام الدین مرحوم از تقوی۔ بمبئی۔

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

"سرمہ ممیرا خاص"

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خریدیں قیمت فی تولہ ۱۲ـ۔ چھ ماشہ ۶ـ تین ماشہ ۱۱ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۱۰ رفروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گاندھی جی نے وائسرائے ہند کو مطلع کیا ہے کہ وہ آج سے تین ہفتہ تک برت رکھیں گے اور چونکہ ان کا مقصد مرنا نہیں، اسلئے پانی میں پھلوں کا رس ملا کر اس دوران میں استعمال کرتے رہیں گے۔ حکومت ہند نے لکھا تھا کہ اگر وہ چاہیں تو برت کے ایام کے لئے انہیں رہا کیا جا سکتا ہے۔ مگر گاندھی جی نے اسے منظور نہ کیا۔ اور کہا کہ اگر انہیں رہا کیا گیا تو وہ برت نہیں رکھیں گے۔ حکومت ہند نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ گاندھی جی نے برت کو ایک سیاسی حربہ کے طور پر پھر ایک بار استعمال کیا ہے۔ مگر حکومت انہیں اس سے باز نہیں رکھ سکتی۔ البتہ اس کی وجہ سے حکومت کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ ہو سکے گی۔ اس برت سے گاندھی جی کی صحت پر جو اثر پڑے گا۔ اس کی ذمہ داری حکومت پر نہ ہوگی۔

دہلی ۱۰ رفروری۔ آج یہاں سنٹرل اسمبلی کے بجٹ سیشن کا اجلاس شروع ہوا۔ ملک میں چھوٹے سکوں کی کمی کے سوال پر بحث کے لئے ایک ممبر نے تحریک التوا پیش کی جیحکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ بمبئی اور کلکتہ کی ٹکسالیں ۲۴ گھنٹے کام کر رہی ہیں اور ۱۲½ کروڑ سکے ہر مہینہ بازار میں آ رہے ہیں۔ لاہور کی ٹکسال میں کام شروع ہونے پر یہ تعداد ۱۵½ کروڑ ہو جائیگی۔ ملک میں خوراک کی حالت پر بحث کیلئے حکومت نے دو دن مخصوص کر دئے ہیں۔ برطانی گورنمنٹ کے ہاتھ چاندی فروخت کئے جانیکے سوال پر بحث کے لئے بھی ایک تحریک التوا پیش ہوئی۔ مگر صاحب صدر نے اسے خلاف قانون قرار دیا کامرس ممبر نے ہاؤس کو بتایا کہ امریکن گورنمنٹ نے کہا ہے کہ جہانتک ہندوستان میں جنگی صنعتوں کی ترقی کے لئے گریڈی مشن کی سفارشات کا تعلق ہے۔ وہ فی الحال انہیں پوری طرح عملی جامہ نہیں پہنا سکتی۔ البتہ اس سلسلہ میں ہندوستان کو جس مال کی جو ضرورت ہوگی۔ اسے پورا کرنے میں وہ اس کا ہاتھ ضرور بٹائیگی۔

لنڈن ۱۰ رفروری۔ اٹلانٹک کے مشہور جرمن آبدوزوں کے اڈہ لوریئنٹ کا انخلاء آج مکمل ہو گیا ہوگا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوجی حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ بریسٹ اور بعض دوسرے ساحلی شہر بھی خالی کرائے جائیں۔

دہلی ۱۰ رفروری۔ انڈین کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل رات برطانی طیاروں نے برما میں مانڈلے کے علاقہ میں دریائے ایراودی کے کنارے ایک گاؤں پر زبردست حملہ کیا۔ مایو کے جزیرہ نما پر بھی بم برسائے گئے۔ جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ دریائے چندون اور ایراودی میں دشمن کے جہازوں کو نشانہ بنایا گیا۔ چار سٹیمروں پر بم لگے۔ ریلوے کے کچھ ڈبے بھی برباد کر دیئے گئے۔ ان حملوں کے بعد ہمارے سب جہاز واپس آ گئے۔

برلن ۹ رفروری۔ برلن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن ہائی کمانڈ اور ریش لیڈروں میں جو کانفرنس ہوئی ہے۔ اس میں نازی پارٹی کو جرمنی میں لام بندی کے مکمل اختیارات دے دیئے گئے ہیں وہ جس طرح چاہیں کریں۔

لنڈن ۹ رفروری۔ جرمن ریڈیو نے نشر کیا ہے کہ ہٹلر نے نازی پارٹی کے لیڈروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے پورا پورا یقین ہے کہ وقت کی سختی اور جرمن لوگوں کا اس کے باعث بڑھتا ہوا جوش و خروش جرمن قوم کی طاقت میں بہت بھاری اضافہ کر دے گا۔

لنڈن ۹ رفروری۔ آج مسٹر چرچل نے ملک معظم سے ملاقات کی اور انہیں پریذیڈنٹ روزویلٹ اور پریذیڈنٹ انونو سے کانفرنسوں کے متعلق پوری پوری واقفیت بہم پہنچائی۔ ملک معظم نے کانفرنسوں کے نتائج کے متعلق اطمینان کا اظہار کیا۔

برلن ۹ رفروری۔ جرمن گورنمنٹ نے اعلان جاری کیا ہے کہ جنوبی محاذ پر روسی حملوں کی شدت بہت بڑھ گئی ہے۔ جرمن فوجیں حفاظتی جنگ لڑ رہی ہیں۔ روسی فوجیں انہیں گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور وہ گھیرے سے بچنے کی کوشش میں ہیں۔ دیگر محاذوں پر بھی روسی فوجوں کا زور بڑھ رہا ہے۔

انقرہ ۹ رفروری۔ جرمنی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مزید فوجی بھرتی کرنے کیلئے ہٹلر نے بال سنوارنے والوں کی وہ دکانیں حکماً بند کر دی ہیں۔ اب صرف حجامت بنانے والی دکانیں جاری رہ سکیں گی۔ اس طرح مزید تین لاکھ آدمیوں کو جنگ میں دھکیل دیا گیا ہے۔

ماسکو ۹ رفروری۔ جرمن فوجوں میں مزید بھرتی کیلئے ہٹلر نے ایک قدم یہ اٹھایا ہے کہ جن غیر جرمن عورتوں نے جرمنوں سے شادی کی ہوئی ہے انہیں ملک سے باہر جانے کی ممانعت کر دیگئی ہے۔ انکو نرسوں یا دوسرے ایسے ہی محکموں میں بھرتی کیا جائے گا۔

ہاپڑ ۰ رفروری۔ میرٹھ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ایک حکم کے مطابق ۱۳ منڈیوں میں امپیریل بنک کی منظوری کے بغیر گڑ کی فروخت بند کر دیگئی ہے۔ اور چونکہ بنک آجکل گڑ کی خرید نہیں کر رہا۔ اسلئے ساہوکاروں کی فروخت بالکل بند ہے۔ گڑ کی قیمتیں گھٹ گئی ہیں اور برآمد بھی کم ہو گئی ہے۔

لنڈن ۹ رفروری۔ آج ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ یہ درست ہے کہ برطانیہ آجکل اپنے خوراک کے ریزرو کو استعمال کر رہا ہے لیکن صورت حالات کے متعلق تشویش کی کوئی بات نہیں۔ خوراک کے متعلق ہم نے جو رستہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس پر چل کر کامیابی سے اپنی ضروریات پوری کر سکتے ہیں۔

نئی دہلی ۹ رفروری۔ زیادہ خوراک پیدا کرنے کی مہم کے نہایت حوصلہ افزا نتائج برآمد ہو رہے ہیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سال ۸۰ لاکھ ایکڑ زیادہ اناج بویا گیا ہے۔ جس سے ۴۰ لاکھ ٹن زیادہ غلہ پیدا ہوگا۔ ساتھ ہی گورنمنٹ کی خرید کی رفتار بہت بڑھ رہی ہے ۸ رفروری کو گورنمنٹ نے اتنی گندم خریدی کہ گذشتہ ریکارڈ ٹوٹ گئے۔

واشنگٹن ۱۱ رفروری۔ ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت اتحادی ممالک کو سامان بہم پہنچانے والے ایک افسر نے بتایا ہے کہ اس قانون کے ماتحت امریکہ ہر سال دس ارب ڈالر کا سامان اتحادی ممالک کو دے رہا ہے۔

واشنگٹن ۱۱ رفروری۔ گوڈال کنال میں امریکن فوجیں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہاں تیس سے پچاس ہزار تک جاپانی مارے گئے ہیں۔ ان کے گیارہ سو طیارے اور ۱۰ بحری جہاز بھی کام آئے۔ خیال ہے کہ ۱۱ مزید جاپانی جہاز بھی کام آئے ہوں گے۔

ماسکو ۱۱ رفروری۔ روسی فوجیں اسوقت خارکوف کے بیرونی مورچے توڑ چکی ہیں۔ خارکوف سے کوکیانسک جانیوالی ریلوے لائن پر خارکوف سے تیس میل جنوب مشرق میں ایک اہم ریلوے سٹیشن پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ روسی توپیں ٹینکوں اور پیدل سپاہیوں کیلئے رستہ صاف کر رہی ہیں۔ روسی چھاپہ مار دستے بچے کھچے رستوں کو اور بھی خطرناک بنا رہے ہیں۔ راسٹوف پر روسی توپیں دن رات گولے برسا رہی ہیں۔ سٹاک ہالم کی ایک خبر ہے کہ راسٹوف کی بیرونی بستیوں کی گلیوں میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ ابھی اسکی تصدیق نہیں ہو سکی۔ برلن ریڈیو کے ایک اعلان میں بھی یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ روسٹوف کو خالی کر دیا جائیگا۔ بحیرۂ اسود کی بندرگاہ نووروسسک پر بھی روسی چڑھائی کر رہے ہیں۔

قاہرہ ۱۱ رفروری۔ ٹیونس سے کسی میدانی لڑائی کی خبر نہیں آئی۔ اتحادی طیارے دشمن کے ہوائی اڈوں بندرگاہوں اور فوجی رستوں پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ کریٹ میں دو مقامات پر حملے کئے گئے۔ ٹیونیشیا کے جنوب میں قیروان کے ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ وہاں دشمن کے جو طیارے تھے۔ ان پر بم پھٹے۔ اطالویوں نے اقرار کیا، کہ ان کو سخت نقصان پہنچا۔ سسلی میں پلرمو کی بندرگاہ پر حملہ کیا گیا۔

قاہرہ ۱۱ رفروری۔ مڈل ایسٹ کے کمانڈر انچیف جنرل الیگزینڈر نے کہا کہ آٹھویں فوج بڑی تیزی سے ٹیونیشیا میں آگے بڑھ رہی ہے۔ اور وہ بہت جلد جنرل آئسن ہور کی فوج سے جا ملے گی۔ اور پھر ٹیونیشیا ایک بہت بڑا میدان جنگ بنجائیگا۔ دشمن کو شمالی افریقہ کو نکالنا آسان نہیں۔ مگر ہمارا پلہ بھاری رہیگا۔ دشمن میراطہ لائن پر قبضہ کی پوری پوری کوشش کریگا۔ اگلے ماہ بارشیں ختم ہو جائیں گی تو ٹیونیشیا میں لڑائی شروع ہو جائیگی۔ روسیوں کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب کاکیشیا اور ہندوستان کیلئے کوئی خطرہ باقی نہیں رہا۔

دہلی ۱۱ رفروری۔ امریکن طیاروں نے برما میں رنگون کے ہوائی اڈہ پر حملہ کیا۔ سب بم نشانہ پر لگے۔ پانچ مقامات پر

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر